مطبُوعات

چراغ راہ۔ سوشلزم نمبر جلد اوّل | زیر ادارت۔ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ جناب احمد انس صاحب اور جناب ممتاز احمد صاحب۔ شائع کردہ۔ چراغ راہ۔ یوسف منزل ہرزجی روڈ، کراچی۔ قیمت چھ روپے۔ صفحات۔ ۵۲۵۔

معروف ماہنامہ چراغ راہ کا یہ خاص نمبر اپنے سابق نمبروں کی طرح اس ملک کے علمی سرمایہ میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس نمبر میں اشتراکیت کے علمی جائزے کے ساتھ ساتھ اس کے عملی نتائج مختلف ممالک میں اس کی قہرمانیوں اور خاص طور پر مسلم ممالک میں اس کے جبر و استبداد کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ نمبر سات حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے اشتراکیت اور اسلام کے موضوع پر ایک نہایت بسوط مقالہ تحریر کیا ہے جو ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصے میں اشتراکیت کی فکری بنیادوں پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں اشتراکیت اور مسلمان کے عنوان کے تحت احمد انس صاحب اور آباد شاہ پوری صاحب نے فکر انگیز مقالات لکھے ہیں۔ احمد انس صاحب نے بتایا ہے کہ اشتراکیت کا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن اور اسلام کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے۔ آباد شاہ پوری صاحب نے روسی استعمار کی مسلم کُش پالیسی اور اشتراکی سامراج اور وسط ایشیا کے مسلمانوں کی حالتِ زار بیان کی ہے۔ عالمِ اسلام کو اشتراکی تحریک نے جو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے اور آج جو پہنچایا جا رہا ہے، اُسے چوتھے حصے میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس حصے کے لیے جناب خلیل حامدی، جناب ظفر اسحاق انصاری، جناب ممتاز احمد، جناب حسان کلیمی، جناب یعقوب طاہر، جناب ناصر احمد اور جناب وزیر غازی نے فاضلانہ مقالات لکھے ہیں۔ پانچویں حصے میں اسلامی سوشلزم پر بحث کی گئی ہے اور اس حصے میں جناب نعیم صدیقی، جناب اے کے بروہی اور ملک عبدالعزیز صاحب کی تصریحات

شامل ہیں۔ چھٹا حصہ ایک مذاکرہ ہے ۔جس میں "عالمِ اسلام اور اشتراکیت کا چیلنج" کے موضوع پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، چوہدری محمد علی، مسٹر اے کے بروہی، پروفیسر ٹائن بی، جسٹس عبدالحمید، پروفیسر روزنتھال اور مانٹگمری واٹ نے اظہار خیال کیا ہے ۔

آخری حصے میں جناب نعیم صدیقی صاحب نے اسلام کے نظریہ معیشت پر سیر حاصل بحث کی ہے ۔یوں تو یہ پورا مجلہ ہی قابلِ قدر مقالات کا حسین مُرقع ہے ۔لیکن اس میں پانچ مقالات بڑے جاندار اور فکر انگیز ہیں۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب کا مقالہ 'سوشلزم یا اسلام- جناب خلیل حامدی صاحب کا مقالہ عرب سوشلزم، نظریہ، تاریخ، تحریک اور نتائج- جناب نعیم صدیقی صاحب کا مقالہ اسلام کا میزانی نظریہ معیشت اور مسٹر اے کے بروہی صاحب کا مقالہ اقبال، اجتہاد اور اسلامی سوشلزم۔ ادارۂ معارفِ اسلامی کراچی کی یہ پیشکش ہر اعتبار سے وقیع اور عمدہ ہے ۔ہمیں امید ہے کہ اس ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ نہ صرف اس کا خود مطالعہ کرے گا بلکہ اسے دوسروں تک پہنچانے کا بھی التزام کریگا۔

قادیانیت | تالیف مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ۔شائع کردہ ۔ادارۂ نشریاتِ اسلام، لاہور۔ صفحات ۲۲۸ قیمت ۵ روپے ۔

مولانا محترم کی اس کتاب پر ترجمان القرآن میں پہلے تبصرہ شائع ہو چکا ہے ۔یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے ۔اس میں فاضل مصنف نے بعض مقامات پر ضروری اضافے کیے ہیں اور ادارہ نشریات اسلام نے اسے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے ۔

میلاد النبیؐ ـــ رمضانُ المبارک و لیلۃ القدر | تالیف مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم ومغفور۔ شائع کردہ ۔ مکتبہ ظفر ناشر قرآنی قطعات گجرات ۔

مولانا کے یہ دو قیمتی مقالات متعدد بار چھپ کے اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں ۔ اب مکتبۂ ظفر، گجرات نے انہیں نہایت اعلیٰ معیار پر شائع کیا ہے ایک مقالہ جس میں حضور سرور

کائنات ؐ کی بعثت اور اس سے دنیا میں فکر و عمل کے عظیم انقلاب کا ذکر ہے، میلاد النبیؐ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ دوسرا مقالہ جو رمضان المبارک ولیلۃ القدر سے متعلق ہے چالیس صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔

ضبطِ تولید | تالیف۔ مولانا محمد یوسف صاحب، مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک پشاور۔ شائع کردہ۔ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ۔ ۱۳ شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۵۰ء۲ روپے سستا ایڈیشن ۵، دا روپیہ صفحات۔ ۱۵۲

یہ قابلِ قدر تصنیف ایک بالغ النظر عالمِ دین کی فکری کاوش کا نتیجہ ہے۔ فاضل مصنف نے بڑے سلجھے ہوئے انداز میں یہ بتایا ہے کہ ضبطِ تولید کی تحریک اللہ پر ایمان رکھنے والی اور اپنے اخلاق کی محافظت اور پاسبانی کرنے والی قوم کے لیے سمِ قاتل ہے۔ بدقسمتی سے لوگوں نے اسے صرف ایک معاشی مسئلہ سمجھ لیا ہے۔ درآنحالیکہ یہ مادی فلسفۂ حیات کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس تحریک کے پیچھے یہ عقیدہ کام کرتا ہے کہ خالقِ کائنات انسانوں کے ساتھ ایک شرمناک کھیل کھیل رہا ہے۔ وہ انہیں پیدا تو کر دیتا ہے، مگر اُن کے رزق کا کوئی سامان نہیں کرتا۔ یہ باری تعالیٰ کی صفت ربوبیت کی نفی ہے۔ پھر اس سے اس کی صفتِ رزاقی پر بھی حرف آتا ہے اور اس سے شرک فی المعاش کا پرچار ہوتا ہے جو شرک کی خفی نہیں بلکہ جلی قسم ہے۔ یہ تو رہا عقیدے کا معاملہ۔ عملی زندگی میں اس سے لوگوں خصوصاً نوجوانوں کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔ اہلِ یورپ تین صدیوں میں اخلاقی اعتبار سے اتنے برباد نہیں ہوئے جتنا کہ اس تحریک نے پچاس سالوں میں انہیں برباد کیا ہے۔

فاضل مصنف نے اس مسئلہ پر کتاب و سنت اور فقہی احکام کی روشنی میں بحث کی ہے اور ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے جو اس کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت عمدہ ہے۔